سوال

(432)نافرمان بیوی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بیوی نافرمان اور سرکش ہو جو خاوند کے کہنے پر عمل نہ کرے، جبکہ خاوند اسے برے کام کا حکم نہیں دیتا ہے، ایسے حالات میں خاوند کو کیا کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیوی کے لئے خاوند کا کہنا ماننا ضروری ہے، بشرطیکہ خاوند اسے برائی پر آمادہ نہ کرے، اگر خاوند دیکھے کہ بیوی میں نافرمانی کی علامات ظاہر ہیں اور وہ اس کی بات کو تسلیم نہیں کرتی تو اس سلسلہ میں قرآنی ہدایات پر عمل کرے، جو حسب ذیل ہیں:

1۔ خاوند اسے وعظ و نصیحت کرے، اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرائے، اللہ تعالیٰ کے واجب کردہ احکام یاد دلائے۔

2۔ اگر وعظ و نصیحت کا نسخہ اس کے لئے مؤثر نہ ہو تو خاوند اسے اپنے بستر سے الگ کر دے۔

3۔ اگر علیحدگی کے بعد بھی نافرمانی پر اصرار کرے تو اسے راہ راست پر لانے کے لئے خاوند، بیوی کو ایسی ہلکی مار، مار سکتا ہے جو زخمی نہ کرے اور جس سے ہڈی نہ ٹوٹے، نیز چہرے پر نہ مارے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں خوف ہو تو پہلے انہیں نصیحت کرو اور انہیں بستروں سے الگ کر دو، اس کے بعد انہیں مار کی سزا دو۔'' [النسآء/۴: ۳۴]

اگر مذکورہ تمام مراحل کارگر ثابت نہ ہوں بلکہ بیوی خاوند کے درمیان علیحدگی کا خدشہ ہو جائے تو پھر دونوں کے خاندان والوں میں سے کچھ ایسے دیانتدار لوگوں کو حاکم بنایا جائے جو مناسب سمجھیں تو ان کی آپس میں صلح کرا دیں اور اگر دیکھیں کہ ان کے درمیان علیحدگی ہی بہتر ہے تو طلاق یا خلع کے ذریعے علیحدگی کرا دیں، پنچایتی حضرات جو بھی فیصلہ کریں وہ بیوی اور خاوند کو تسلیم کرنا ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''اگر تمہیں خاوند اور بیوی کے درمیان اختلاف اور ان بن کا خدشہ ہو تو ایک منصف مرد والوں اور ایک منصف عورت والوں کی طرف سے مقرر کر لو، اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں تو اللہ تعالیٰ دونوں میں ملاپ کرا دے گا۔'' [النسآء/۴: ۳۵]

ان ہدایات سے پتہ چلتا ہے کہ عورت کی طرف سے نافرمانی اور سرکشی کا سامنا ہو تو سب سے پہلا مرحلہ اسے طلاق دے کر فارغ کر دینا نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے چند ایک مراحل ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:435